بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد نمبر ۳۷ | منگل ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۱۲ شہادت ۱۳۶۲ھ ۱۲ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۸۳
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۱ شہادت / اپریل حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پیٹ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اپنے فضلوں اور رحمتوں کا نزول جاری رکھے اور لمبی بابرکت عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل کے مینیجر مکرم گیانی عباد اللہ صاحب چند روز سے کچھ علیل ہیں۔ احباب کرام سے انکی صحت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالماجد خوشنویس۔ ربوہ)

زبردست انتباہ

چندوں کی ادائیگی میں کمزوری دکھانے والے دوستوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا

"انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ساتھ شامل کیا جائے یعنی وہ سارے جو آج اس خطبے میں شامل ہیں وہ اپنے اپنے ماحول میں جاکر اس بات کے مبلغ بنیں کہ جو کمزور ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈر رہے ہیں ان کو بتایا جائے کہ تم تو محروم ہو رہے ہو۔ نیکیوں سے بھی محروم ہو رہے ہو اور خدا کے فضلوں سے بھی محروم، اس دنیا سے بھی محروم ہو رہے ہو جس کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو تمہارے روپوں میں برکت نہیں رہے گی۔ تم اپنی اولادوں کی خوشیوں کو نہیں دیکھ سکو گے۔ ان سے محروم کئے جاؤ گے"

کل آمد پر تشریح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے خدا یاد آئے

لیکن جن کو مرنا یاد نہیں میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں، لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کریں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لیے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں۔ جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اس میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱-۶۲)

پیارے آقا کی مصروفیات

۵، ۶، ۷ اپریل

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۵، ۶، ۷ اپریل کے تین دنوں میں مجموعی طور پر ۲۰۹۱ خطوط وصول ہوئے۔ یاد رہے کہ ۶ اپریل کو جماعت احمدیہ کے دفاتر میں مجلس مشاورت کے سلسلے میں چھٹی تھی اور اس عرصہ میں عملاً دفاتر میں صرف ایک روز یعنی ۵ اپریل کو کام ہوا۔ اور غیر ملکی اور دفتری ڈاک میں صرف ایک روز کا اندراج موجود ہے۔ مگر ان چھٹیوں کے باوجود ہمارے پیارے آقا نے کوئی چھٹی نہیں کی۔ عملاً حضور ایدہ اللہ ہفتے میں کوئی چھٹی نہیں کرتے جمعہ کے روز بھی ملاقاتیں فرماتے ہیں ڈاک دیکھتے ہیں۔ سارا دفتر بھی چھٹی پر ہوتا ہمارا محبوب امام اپنی جماعت کے کاموں میں دن رات مصروف ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تین ایام میں مجموعی طور پر ۱۳۷۹ خطوط کے جواب دیئے۔ ان ایام میں حضور نے ۲۳۰ احباب و خواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں ۱۴ احباب اپنے اہل خانہ اور بچوں سمیت حضور کی ملاقات سے مشرف ہونے آئے۔ ملاقاتیوں میں ۸۰ سے زائد مہمان دوست بھی شامل تھے جو اضلاع، فیصل آباد اور خوشاب سے تشریف لائے۔ اس کے علاوہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن گورنمنٹ کالج فیصل آباد کی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے بھی حضور سے ملاقات کی۔ جمعرات کے روز حضور نے چھٹی کے باوجود قریباً ۱۳۰ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب آقا کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کو ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور ہم سب احمدیوں کو حضور کے ہر ارشاد کی دل و جان سے اطاعت کی توفیق دے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۱۲ شہادت ۱۳۶۲ ہش

رضائے الٰہی کی کوشش اور اس کی بنیادی اہمیت

ہم قرآن مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ کافر محض دنیا کے لئے جیتے اور مرتے ہیں کوئی اعلیٰ اور ارفع مقصد ان کے سامنے نہیں ہوتا۔ وہ دنیا کمانے اور عیش و آرام سے زندگی گزارنے میں منہمک رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہو کر خسر الدنیا و الآخرہ کا مصداق اپنے آپ کو بنا لیتے ہیں۔

برخلاف اس کے حقیقی مومنوں کا منتہائے مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بے قید زندگی نہیں گزارتے بلکہ وہ اپنے ہر کام کو خواہ دین کا ہو یا دنیا کا اس طور سے انجام دیتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انہیں اپنے رب کی رضا حاصل ہو۔ اس مطمح نظر کو مدِ نظر رکھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ دنیا کمانے اور دنیا کی زینتوں سے فائدہ اٹھانے کے باوجود اللہ کو یاد کرنے، اس کی عبادت بجالانے اور اس کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے میں کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ اس راہ میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اس دنیا میں بھی اپنے فضلوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے اور اگلے جہان کی دائمی خوشحالی بھی ان کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔

اپنے ہر ہر قدم میں اور کام میں رضائے الٰہی کو مدِ نظر رکھنے کا اعلیٰ ترین نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے دکھایا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ:۔ اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہی نہیں فرمایا کہ وہ صحابہؓ کے طرزِ عمل سے راضی ہو گیا۔ اس لئے کہ وہ ہمیشہ رضائے الٰہی کی جستجو میں لگے رہتے تھے اور اپنے ہر حرکت و سکون میں اس امر کو مدِ نظر رکھتے تھے کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ بعد میں آنے والے جن لوگوں نے صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا اور رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنایا، خدا تعالیٰ نے انہیں بھی اسی جہان میں اپنی رضا سے نوازا، اور ان کے لئے بھی جنتیں مقدر کیں۔ اس میں دراصل یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ جو مومن بھی صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلیں گے اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے رضائے الٰہی کے جویاں ہوں گے، خدا تعالیٰ انہیں اپنی رضا سے نوازتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک اور جگہ اس امر کو کسی قدر کھول کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اعمالِ صالحہ بجالانے والے مومنوں کو بہترین خلائق قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ (البینہ آیت ۸)

ترجمہ:۔ وہ (تمام) لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے (ایمان) کے مناسب حال عمل بھی کئے وہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے حضور میں قائم رہنے والے باغات ہوں گے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس (یعنی اللہ) سے راضی ہو گئے۔ یہی جزاء (یعنی رضائے الٰہی کا حصول) ہر اس مومن کی شان کے مطابق ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ (یعنی خشیتِ الٰہی کے ماتحت ایسے اعمال بجالاتا ہے جو رضائے الٰہی کے حصول پر منتج ہوں)

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرح رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو۔ وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے (رضائے الٰہی کی خاطر) ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے۔ بیعت کے معنی ہیں اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے؟ ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے، وہ تو کل بھی گیا اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے کہ بعض مر چکے تھے اور بعض مرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کے سوا بات نہیں بن سکتی ... اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا جو ہر جہت میں سب پر فوقیت رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کا فضل کرے گا۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ ہاں کمزوری میں اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے۔ جو شخص کمزور ہے اور ہاتھ اٹھاتا ہے کہ کوئی اس کو پکڑے اور اٹھائے، اس کو اٹھایا جائیگا مگر مومن کو چاہیئے کہ اپنی حالت پر فارغ نہ بیٹھے۔ اس بات سے (یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فارغ بیٹھنے سے) خدا تعالیٰ راضی نہیں ہے۔ ہر طرح کوشش کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کے لئے جو سامان ہیں وہ سب مہیا کئے جائیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۵ و ۱۸۶)

غیروں کے سنگِ در پہ نہ سر اپنا پھوڑیئے

رشتہ خدا سے جوڑ کے ہرگز نہ توڑیئے
تا زندگی نہ منہ کبھی پھر اس سے موڑیئے

تشنے کی بھی طلب ہو تو اس سے ہی مانگئے[1]
غیروں کے سنگِ در پہ نہ سر اپنا پھوڑیئے

عہدِ وفا نبھائیے جیسے بھی ہو سکے
دل جس کو دے دیا ہو نہ پھر اس کو چھوڑیئے

مت توڑیئے کبھی بھی کسی بے نوا کا دل
جو ٹوٹ جائے اس کو بہر طور جوڑیئے

دلجوئی ہر رہینِ شبِ غم کی کیجئے
لیکن جو سو رہا ہو اسے مت جھنجھوڑیئے

دُکھ دے کبھی کوئی تو اسے بخش دیجئے
بدلے میں آپ اس پہ مظالم نہ توڑیئے

خوگر زباں سدا رہے قولِ سدید کی
حق بات کو نہ جھوٹ کی صورت مروڑیئے

تلقینِ خیر ہر کس و ناکس کو کیجئے
عصیاں کے ارتکاب سے عاصی کو موڑیئے

[1] حدیث نبوی

مہتمم اشاعت امرتسری صابن مینوفیکچرنگ ایجنٹ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل

رحمت کے نشان

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب۔ انجینئر)

وَمَا مَنَعْنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ

(بنی اسرائیل: ۶۰)

(کیا ہمیں نشانات کے بھیجنے میں اس کے سوا اور کوئی (امر) مانع ہو سکتا ہے کہ پہلے لوگوں نے (ان نشانات کو) جھٹلا دیا تھا (اور ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تھا لیکن یہ کوئی وجہ نشان بھیجنے سے رکنے کی نہیں)

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے[1] جس سے وہ اپنی ہستی کا خود ثبوت دیتا ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ[2]

(نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ مہربانی کرنے والا (اور) حقیقت پر آگاہ ہے)

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لیے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے[3] اور ان کے ذریعے بڑے بڑے نشان دکھلاتا ہے اور عین اس وقت جب ابتلاؤں نے چاروں طرف گھیرا ڈالا ہوتا ہے۔ اس کی رحمت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور ابتلاؤں کو آسان بنا دیتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ انسانوں نے کبھی خدا کی طاقتوں اور اس کی صفات کا صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۘ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

(الحج: ۷۵)

"ان لوگوں نے اللہ (کی صفات) کا صحیح اندازہ نہیں لگایا اللہ تو یقیناً بڑی طاقت والا اور بڑا غالب ہے"۔

اس کی رحمت کے نشان بعض اوقات اس کے پیاروں کے ذریعے اس طرح بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو غیر معمولی حالات میں مبشر اولاد کی بشارت دیتا ہے کہ ان ان صفات کی حامل ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے روشن نشان بن کر ظاہر ہوتی ہے

قرآن کریم میں ایسے چار نشانوں کا ذکر ملتا ہے

(۱) حضرت ابراہیمؑ کو اسماعیلؑ کی پیدائش کی بشارت (۲) حضرت ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور ان کے بیٹے یعقوبؑ کی پیدائش کی بشارت (۳) حضرت زکریاؑ کو یحییٰؑ کی پیدائش کی بشارت (۴) حضرت مریمؑ کو عیسیٰؑ کی پیدائش کی بشارت۔

ان نشانوں کا تفصیلی ذکر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے:۔

پہلا نشان۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ پر ایک کڑی آزمائش نازل کرتا ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے جب کامل بھروسہ خدا پر کیا اور اس سے دعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اسماعیلؑ کی پیدائش کی بشارت دی چنانچہ فرمایا:۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝

(الصّٰفّٰت ۸۴ تا ۱۰۲)

نوحؑ کے تسلسل ہی میں فرمایا.....

اور اسی کی جماعت میں سے ابراہیم بھی تھا جب وہ اپنے رب کے حضور میں ایک ایسا دل لے کر آیا تھا جو ہر قسم کے کفر و شرک سے، پاک تھا اور اس وقت اس نے اپنے رب سے بھی اور اپنی قوم سے بھی پوچھا تھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو۔ کیا جھوٹ کی؟ یعنی اللہ کے سوا اور معبودوں کو چاہتے ہو۔ پس بتاؤ تمہارا رب العالمین کی نسبت کیا خیال ہے؟ پھر اس نے ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں۔ پس وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ بھی ان کے معبودوں کی طرف چپکے سے چلا گیا اور انہیں دیکھ کر کہا کیا تم کچھ کھاتے نہیں؟ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے بھی نہیں؟ پھر چپکے سے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک کاری ضرب ان پر لگائی جب لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے (ابراہیم نے ان سے) کہا کیا تم اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے (بتوں) کی پوجا کرتے ہو حالانکہ اللہ نے ہی تم کو بھی پیدا کیا ہے اور تمہارے عمل کو بھی۔ ان سب (لوگوں) نے کہا کہ اس کے ارد گرد ایک دیوار کھڑی کرو (اور اس میں آگ جلاؤ) پھر اس کو اس دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو اور انہوں نے اس سے ایک چالاکی کرنی چاہی مگر ہم نے ان کو نہایت رسوا کر دیا اور ابراہیم نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاؤں گا وہ مجھے ضرور کامیابی کا رستہ دکھائے گا (اور کہا) اے میرے رب! مجھے نیکوکار اولاد بخش۔ تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی"

دوسرا نشان۔ حضرت اسحاقؑ کی پیدائش

اس کے بعد ایک اور آزمائش حضرت ابراہیم پر آئی اور ایک اور نشان حضرت اسحاقؑ کی پیدائش کی شکل میں ظاہر ہوا۔ فرمایا:۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝

(الصّٰفّٰت ۱۰۳ تا ۱۱۴)

"پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا۔ اور ہم نے اس (یعنی ابراہیمؑ) کو پکار کر کہا اے ابراہیم! تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اس (یعنی اسماعیل) کا فدیہ ایک بہت بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی رہے ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور ہم نے اسے اسحٰق کی بھی خبر دی تھی جو نبی تھا اور صالحین میں سے تھا اور ہم نے اس (یعنی ابراہیمؑ) اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں اور ان کی اولاد میں سے بھی کچھ لوگ پورے فرمانبردار تھے اور بعض اپنی جانوں پر کھلا کھلا ظلم کرنے والے تھے"۔

ایک دوسری جگہ پر اسحٰق کی پیدائش کے نشان کو لوطؑ کی قوم پر عذاب کی خبر اور اسحٰق کے بیٹے یعقوبؑ کی خوشخبری کے ساتھ ملا کر ذکر کیا فرمایا:

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

---

[1] کشتی نوح

[2] سورۃ الانعام: ۱۰۴

[3] کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ط
اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

(ھود ۷۰ تا ۷۴)

"اور ہمارے فرستادے یقیناً ابراہیم کے پاس خوشخبری لائے تھے (اور) کہا تھا کہ (ہماری طرف سے آپ کو) سلام۔ اس نے کہا (تمہارے لیے بھی ہمیشہ کی) سلامتی ہو۔ پھر (وہ) ایک بھنا ہوا بچھڑا جلدی سے لے آیا۔

پس جب اس نے اُن کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس (کھانے) تک نہیں پہنچتے تو (اس نے) ان کے (اس) فعل کو غیر معمولی سمجھا اور (اس فعل) سے خطرہ محسوس کیا (اس پر) انہوں نے کہا (کہ) تو خوف نہ کر ہمیں تو لوط کی قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس کی بیوی (بھی پاس ہی) کھڑی تھی۔ اس پر وہ بھی گھبرائی تب ہم نے اس کی تسلی کے لیے اس کو اسحٰق کی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی پیدائش کی خبر دی اس نے کہا، ہائے میری ذلت! کیا میں (بچہ) جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی (ہو چکی) ہوں اور میرا خاوند بھی بڑھاپے کی حالت میں ہے۔ یہ یقیناً عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تو اللہ کی بات پر تعجب کرتی ہے اے اس گھر والو! تم پر (تو) اللہ کی رحمت اور اس کی (ہر قسم کی) برکات (نازل ہو رہی) ہیں (پس تمہارے لیے تو یہ بات عجیب نہیں ہونی چاہیئے) وہ یقیناً بہت ہی تعریف والا (اور) بزرگ شان والا ہے۔

اس واقعہ کو ایک اور جگہ یوں ذکر فرمایا:۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ○
قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ○ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ
فَبِمَا تُبَشِّرُوْنَ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ○
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ
رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ۔

(الحجر ۵۳ تا ۵۷)

"جب وہ اس کے پاس آئے اور کہا (کہ ہم تمہیں) سلام (کہتے ہیں) تو اس نے کہا (کہ) ہم تو تمہاری (آمد کی) وجہ سے ڈر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا (کہ) تو خوف نہ کر ہم تجھے ایک بہت علم (پانے) والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں اس نے کہا (کہ) کیا تم نے میرے بوڑھا ہو جانے کے باوجود مجھے یہ بشارت دی ہے پس (بتاؤ کہ) کس بنا پر تم مجھے (یہ) بشارت دیتے ہو۔

انہوں نے کہا (کہ) ہم نے تجھے سچی بشارت دی ہے پس تو ناامید مت ہو اس نے کہا (کہ میں کیونکر ناامید ہو سکتا ہوں) اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے نشانوں کی اہمیت کو بڑھانے کے لیے انہیں کئی پیرایہ میں اور بار بار بیان فرماتا ہے جیسا کہ اس واقعہ کو ایک اور جگہ بھی بیان فرمایا۔ کس طرح فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم کو بشارت دی چنانچہ فرمایا:۔

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط
قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِيْمٍ ○ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ
فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا
وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ○
قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ط
اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ○

(الذّٰریٰت: ۲۹ تا ۳۱)

"(اور دل میں) ان سے کچھ ڈر (اور وہ اس حالت کو سمجھ گئے) اور کہنے لگے ڈر نہیں اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی اتنے میں اس کی بیوی آگے آئی جس کے چہرہ پر شرم کے آثار تھے پس اس نے زور سے اپنے ہاتھ چہرے پر مارے اور بولی میں تو ایک بانجھ بوڑھیا ہوں۔ انہوں نے کہا (یہ سچ ہے کہ) تو ایسی ہی ہے لیکن تیرے رب نے (وہی) کہا ہے (جو ہم نے کہا ہے) وہ یقیناً بڑی حکمت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔"

تیسرا نشان۔ حضرت یحییٰؑ کی پیدائش

قرآن کریم میں اب اللہ تعالیٰ اپنے ایک اور عظیم نشان کا ذکر کرتا ہے فرمایا:۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج
قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ
سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ فَنَادَتْهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ
يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ لا اَنَّ
اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا
بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ
وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ
عَاقِرٌ ط قَالَ كَذٰلِكَ
اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ○

(آلِ عمران: ۳۹ تا ۴۱)

"تب زکریا نے اپنے رب کو پکارا (اور) کہا اے میرے رب! تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے اس پر فرشتوں نے اُسے جب کہ وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ: تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور (نیز) سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور نیکیوں سے (ترقی کر کے) نبی ہوگا۔ اس نے کہا کہ اے میرے رب مجھے (میری زندگی میں) (مرہا نے والا) لڑکا کس طرح ملے گا حالانکہ مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اللہ ایسا ہی (قادر) ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو قدرے تفصیل سے یوں بیان فرماتا ہے:۔

فرمایا:۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ○ ذِكْرُ رَحْمَتِ
رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ○ اِذْ
نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ○
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ
مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ
رَبِّ شَقِيًّا ○ وَاِنِّيْ خِفْتُ
الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَ
كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا
فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ
وَلِيًّا ○ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ز وَاجْعَلْهُ
رَبِّ رَضِيًّا ○ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا
نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ
يَحْيٰى لا لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ سَمِيًّا ○ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ
بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ○
قَالَ كَذٰلِكَ ج قَالَ رَبُّكَ
هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ
وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ○

(مریم: ۲ تا ۱۰)

"اے عالم اور صادق خدا تو کافی اور ہادی ہے (اس وقت سورہ میں) تیرے رب کی (اس) رحمت کا ذکر (ہے) جو اس نے اپنے بندے زکریا پر (اس وقت) کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا (اور) کہا اے میرے رب! (میری حالت تو یقیناً ایسی ہے کہ) میری تمام ہڈیاں تک کمزور ہو گئی ہیں اور (میرا) سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے اور اے میرے رب! میں کبھی بھی تجھ سے دعائیں مانگنے کی وجہ سے ناکام (و نامراد) نہیں رہا۔ اور میں یقیناً اپنے رشتہ داروں سے اپنے (مرنے کے) بعد (کے سلوک سے) ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے ایک دوست (یعنی بیٹا) عطا فرما جو میرا بھی وارث ہو اور اے میرے رب اس کو (اپنا) پسندیدہ (وجود) بنا لے (اس پر اللہ نے فرمایا) اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی خبر دیتے ہیں (جو جوانی کی عمر تک پہنچے گا اور) اس کا نام (خدا کی طرف سے) یحییٰ ہو ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس نام سے یاد نہیں کیا (زکریا نے) کہا اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں (الہام لانے والے فرشتے نے) کہا (کہ جس طرح تو کہتا ہے واقعہ) اسی طرح (ہے) (مگر) تیرا رب کہتا ہے کہ یہ (بات) مجھ پر آسان ہے اور (دیکھو کہ) میں تجھے اس سے پہلے پیدا کر چکا ہوں حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔"

(باقی)

تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم القرآن کے زیر انتظام امسال جو طالبات میٹرک کا امتحان دیکر فارغ ہونگی ان کے لیے تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جملہ صدریں اس طرف توجہ دیں اور ابھی سے اپنی لجنہ سے نمائندہ طالبات کو تیار کریں۔ نیز کلاس کے کامیابی کے لیے دعا بھی شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ میرے پیارے ابا جان!

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ محمد انور صاحب الٰہی کاٹن ملز۔ منڈرہ

میرے پیارے ابا جان کا نام میاں چراغدین تھا۔ آپ ۲۔ فروری ۱۹۰۷ء میں تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ آپ بڑے نیک۔ متقی پرہیزگار۔ تہجد گذار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ ہمیشہ سچائی کو پسند کرتے۔ جھوٹ اور جھوٹ بولنے والے سے سخت نفرت تھی۔ آپ بڑے ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد آپ نے ہمیں ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا۔ آپ اپنے رشتہ داروں ہمسایوں اور قرابت داروں سے نہایت حسن سلوک سے پیش آتے۔ اُن کے بچوں کے ساتھ اپنے بچوں جیسا سلوک کرتے۔ غربا کی مدد کرتے بعض وہ لوگ تھے جن کو آپ ماہوار مدد دیتے تھے۔ جس کا علم آپ کی وفات کے بعد ہوا۔ اسی طرح آپ کو جانوروں سے بھی بہت پیار تھا۔ کبھی جب بارش ہوتی تو آپ فرماتے صحن میں چاول۔ گندم یا دانہ وغیرہ ڈال دو۔ آج پرندوں کو خوراک نہیں ملی۔ پھر جب پرندے آجاتے تو آپ قریب ہی بیٹھ جاتے تاکہ کوئی بچہ ادھر نہ آجائے پھر جب صبح کو آپ ناشتہ کرتے تو چڑیاں۔ کوّے اور دوسرے پرندے آجاتے تو آپ اپنے ناشتے میں سے سب سے پہلے اُن کو کھلاتے۔

اسی طرح آپ کو خلق خدا سے بھی بہت پیار تھا۔ آپ ایک دوسرے کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ کوئی کام کہہ دیتا تو فوراً کر دیتے کبھی کسی کو انکار نہ کیا۔ یہی وجہ تھی کہ کوئی نہ کوئی آپ کے پاس آیا ہی رہتا۔ آپ لین دین کے معاملہ میں بھی بہت محتاط تھے۔ کبھی کسی کو چیز دینے سے انکار نہ کیا۔ آپ کو دین کے ساتھ بہت محبت تھی اور شروع ہی سے آپ کی یہ خواہش تھی کہ میں دین کی خدمت کروں۔ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ نے احمدیت قبول کی آپ فرمایا کرتے تھے کہ الفضل کے مطالعہ نے مجھے احمدیت سے روشناس کروایا۔ جب آپ ملازمت کے سلسلہ میں ہندوستان میں تعینات ہوئے تو وہاں بھی آپ نے اپنا پورا تعلق احمدیت سے رکھا اور آپ جہاں بھی جلسے امامت آپ کے حصہ آتی۔ قادیان پر جلسہ پر جاتے خواہ کہیں بھی ہوتے پھر پارٹیشن کے بعد صرف تفسیروں اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو سینے سے لگا کر لے آئے۔ باقی سب گھر چھوڑ دیا۔ پھر سنت نگر لاہور میں سکونت اختیار کی۔ وہاں آپ ۱۵ سال تک محلہ کے صدر رہے اور امام بھی۔ مرکز سے بہت محبت تھی۔ لہٰذا ۵۳ء میں ربوہ میں مکان بنوایا۔ پھر ۶۷ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ رہائش اختیار کر لی۔ کئی لوگوں نے آپ کو کاروبار کرنے کے لئے کہا لیکن آپ کا جواب صرف یہی ہوتا کہ گورنمنٹ میرے خرچ کے لئے تنخواہ دے رہی ہے مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ میں صرف دین کی خدمت کروں گا۔ لہٰذا یہاں اپنے محلہ دارالبرکات میں ۶۷ء سے لے کر دم آخر تک دین کی خدمت کی اور مندرجہ ذیل عہدوں پر فائز رہے۔ زعیم انصار اللہ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال اور اسی سال آپ موصیوں کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور چندوں کی وصولی بھی بڑھ چڑھ کر کرتے کبھی سستی نہ دکھائی۔ نہ اپنے کھانے کی فکر نہ اپنے آرام کا پتہ بس ہر وقت خدمت دین میں رواں دواں۔

آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا خاص خیال رکھتے۔ ہر ایک مہمان سے پوچھتے کہ کسی قسم کی تکلیف تو نہیں کھانا ٹھیک مل رہا ہے کم تو نہیں۔ آپ کے جتنے مہمان آتے اتنا ہی کھانا منگواتے کبھی زائد کھانا نہ منگواتے۔ آپ سالہا سال سے مصدق پرچی خوراک بھی چلے آرہے تھے آپ باقاعدہ مہمانوں کی پڑتال کرواتے کسی کو زائد مہمان نہ لکھنے دیتے کیونکہ آپ سارے محلہ کو جانتے تھے اور آپ کو علم تھا کہ کس کے گھر میں کتنے مہمان آتے ہیں۔

شروع دسمبر میں ہی آپ اپنے گھر میں اور گھر سے باہر صفائی کروانی شروع کر دیتے۔ راستوں کو صاف کرتے۔ جو درختوں کی ٹہنیاں راستے میں حائل ہوتیں اُن کو کاٹ دیتے۔

ایک دفعہ ۷۹ء میں دو تین ٹہنیاں تھیں اُن کو کاٹنے کے لئے آپ نے کلہاڑی ماری تو وہ ٹہنیاں آپ کی آنکھ پر لگیں لگتے ہی آنکھ میں موتیا اُتر آیا اور بینائی بند ہو گئی۔ اس سلسلہ میں آپ نے دو اپریشن کروائے اپریشن کامیاب نہ ہوئے۔ اُلٹا آپ کو اینجائنا پیکٹرس کا مرض لاحق ہو گیا۔ جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ نے شروع سے لے کر آخر تک امامت کے فرائض انجام دیئے وقت پر نماز پڑھانا ایک منٹ اِدھر اُدھر نہیں۔ کھانا کھا رہے ہیں تو کھانا چھوڑ دیا۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ صرف آپ نے ایک ہفتہ شائد امامت نہ کروائی ہوگی کیونکہ ۱۶ فروری کو آپ کا سانس ٹوٹ گیا تھا ۸/۹ ماہ کی بیماری سے آپ بہت کمزور ہو گئے تھے آپ کو اپنی وفات کا ایک ہفتہ قبل اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا۔ آپ نے اپنے سارے چندے کا حساب کیا اور جو کسی کو لینا دینا تھا حساب صاف کر لیا۔ آپ نے اپنی وصیت حصہ جائیداد وفات سے ۱۱/۱۲ سال قبل ہی ادا کر دی تھی۔

۱۷ فروری کو آپ پنشن لینے لاہور گئے۔ وہاں آپ نے میری بڑی ہمشیرہ سے کہا کہ میں نے کسی کا کچھ نہیں دینا اور نہ کسی سے کچھ لینا ہے میرا کوئی بقایا نہیں۔ صرف جوبلی فنڈ کا وعدہ تھا۔ جس کا ۱۲۰۰ روپیہ دے دیا ہے بقایا ہم نے ادا کر دیا۔ ۱۸ کو آپ ربوہ واپس آگئے اور مجھ سے بھی یہی کہا میں نے کسی کا نہ دینا ہے نہ لینا ہے۔ میرا وصیت کا حساب بھی صاف ہے پھر آپ کی طبیعت زیادہ ہی خراب رہنے لگی۔ بار بار سانس چڑھ جاتا۔ خوراک بھی کم ہو گئی بلکہ بالکل ختم ہو گئی۔ میں نے کہا چلو ابا جان میں ہسپتال لے چلتی ہوں۔ لہٰذا۔ آپ خود چل کر ٹانگے پر بیٹھے اور ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نہ ملے جن کا علاج کرواتے تھے۔ دوبارہ واپسی پر بھی خود چل کر ٹانگے پر بیٹھے۔ گھر آکر اخبار الفضل کا مطالعہ کیا نماز پڑھی۔ کسی کی وصیت کا حساب کیا کچھ دوست آپ کو ملنے کے لئے آگئے عصر کے بعد ایک آدمی نے آکر چندہ کی رسید کٹوائی جو کہ آپ کی آخری رسید ثابت ہوئی۔ پھر شام کو آپ کے ایک دوست ملنے آگئے۔ اُن کے جانے کے بعد آپ کو ایک دم سینے میں درد اُٹھا اور اس کے ساتھ ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

۲۳ فروری ۱۹۸۲ء کو آپ کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھایا بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے جب وصیت کی اُس وقت صرف ۲۰۳ آدمیوں نے وصیت کی تھی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے فضلوں میں رکھے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام دے اور ہمیں ہمیشہ ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم کی یاد میں

یہ سطور میں اپنے اس مخلص اور فدائی احمدی نوجوان کے متعلق لکھ رہا ہوں جس کی ساری زندگی نیکیوں سے عبارت تھی جو ایک باحیا اور باکردار نوجوان تھا اور جس کے متعلق یہ بات برملا کہی جا سکتی تھی کہ

ع در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری

میری مراد جناب چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم ایکسیئن واپڈا فیصل آباد ابن چوہدری سردار محمد صاحب سابق سیکرٹری مال فیصل آباد سے ہے۔ ان کی عمر چونتیس برس تھی۔ وہ فیصل آباد کے مشہور پروفیسر آف سرجری ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر کے چھوٹے بھائی تھے۔

محترم بھائی اسلم صاحب کی وفات سے جہاں ڈاکٹر صاحب کا پورا گھرانہ ایک شدید المیے سے دوچار ہوا ہے وہاں جماعت احمدیہ بالعموم اور جماعت احمدیہ فیصل آباد بالخصوص ایک مخلص اور فدائی نوجوان کی خدمات سے محروم ہو گئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل جب ان کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی تب بھی پوری کوشش کرتے کہ نماز جمعہ ضرور مسجد دارالفضل میں ادا کریں اور اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں شرکت کریں اگر ہم کبھی ان کی ناسازی طبع کے باعث انہیں گھر چلنے کا کہتے تو ناراضگی کا اظہار کرتے اور کہتے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ احباب جماعت سے بے انتہا محبت تھی ان کی بھرپور خواہش ہوتی کہ جہاں تک ہو سکے وہ دوستوں کے کام آسکیں محترم ڈاکٹر ولی صاحب اپنی بے پناہ مصروفیات کی بناء پر صبح سے شام تک مصروف رہتے ہیں چنانچہ اس دوران بھائی اسلم صاحب گھر آنے والے احباب سے ملتے اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کو تسلی دیتے۔ ڈاکٹر صاحب کو ان کا ہر ممکن خیال رکھنے کو بار بار کہتے۔ ربوہ سے آنے والے مریضوں کو تو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی بھرپور کوشش کرتے۔ خدا مغفرت کرے بہت پیارا انسان تھا اپنے دکھ درد بھول کر دوسروں کے کام آنے والا ہمدرد۔ غمگسار۔ خاموش طبع۔ شریف النفس سلیم الفطرت مگر جب گفتگو کرتے تو باتوں سے علمیت جھلکتی۔ سننے والا یہ ضرور احساس کرتا کہ وہ کسی زیرک فطن نوجوان سے گفتگو کر رہا ہے میں بتلاتا چلوں کہ ان کا تعلیمی کیریئر بے حد شاندار تھا۔ آٹھویں جماعت سے لے کر بی۔ ایس سی تک ہمیشہ وظیفہ حاصل کیا اور بی۔ ایس سی میں تو پنجاب یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن تھی۔ اسی طرح سروس ملنے کے بعد بھی وہ واپڈا کے ذہین افسروں میں شمار ہوتے تھے۔ دل میں علم حاصل کرنے کی شدید خواہش تھی۔ اکثر اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کرتے۔ ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد اشرف جو آئرلینڈ میں ایف آر سی ایس پارٹ دوم کے طالب علم ہیں۔ انہیں جب کہتے کہ آپ میرے پاس آجائیں تو کہا کرتے کہ تم پڑھو تو پھر میری باری ہے۔ مگر افسوس کہ کاتب تقدیر نے انہیں اس خواہش کی تکمیل کی مہلت نہ دی۔

آج محترم بھائی اسلم ہم میں موجود نہیں۔ لیکن ان کی باتیں۔ ان کے اصول ان کی علمی لیاقت کے چرچے ان کی شخصیت کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں اس جہان میں بھی سرفرازی سے نوازے۔ اور آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو اس صدمۂ گراں کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(آفتاب احمد ایم۔ ایس۔ سی فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان بھر کے مختلف مقامات پر

"یوم مسیح موعود" کی تقریب پر جلسوں کا انعقاد

اوکاڑہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو زیر صدارت محترم چوہدری امان اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء جلسہ "یوم مسیح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔ شیخ افتخار احمد صاحب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خاکسار شیخ عبدالحکیم ضرورت مسیح موعود۔ مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ۔ صداقت حضرت مسیح موعود۔ جلسہ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ عبدالحکیم سیکرٹری اصلاح وارشاد اوکاڑہ)

چکوال ضلع جہلم ۲۳ مارچ کو مسجد احمدیہ چکوال میں نو بجے صبح "جلسہ یوم مسیح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی عظیم الشان غرض" مکرم عباس احمد صاحب "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پہلو" مکرم دلاور خان صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تعلیم۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرزا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت الٰہی"۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ ہر قسم کی روکاوٹوں اور مخالفتوں کے باوجود آپ کی جماعت کا ترقی کرنا اور آپ کے پیغام کا دنیا کے کناروں تک پہنچنا آپ کے منجانب اللہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ مقیم چکوال)

چنیوٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود" ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چنیوٹ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم جمیل الرحمان صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی خاکسار نے حضور کے دعویٰ سے لے کر وصال تک کے حالات مختصر طور پر بیان کئے اور جماعت احمدیہ کے احباب کو حضور کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں میں نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(سردار عبدالقادر صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

سرگودھا ۲۳ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ نیو سول لائنز سرگودھا میں جلسہ "یوم مسیح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید اویس احمد صاحب جنود نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس عقلی اور نقلی ثبوت پیش کئے۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ نے "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش فرمایا۔ مکرم مولانا عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی سلسلہ مقیم سرگودھا نے اس دن کی عظمت واہمیت بیان فرمائی۔

آخر میں اجتماعی دعا ہوئی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مبارک احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح وارشاد یم)

سکھر "یوم حضرت مسیح موعود" کی مبارک تقریب پر جماعت احمدیہ سکھر کے زیر اہتمام ایک جلسہ مسجد بلال سکھر میں زیر صدارت مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سکھر ۲۳ مارچ کو بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ مارچ کا کیسٹ سنایا گیا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی باقاعدہ شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار حمید اللہ خالد مربی سلسلہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اور آپ کا عشق رسول ﷺ" کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ سکھر نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر خطاب فرمایا جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جو خاکسار نے کرائی۔

(حمید اللہ خالد مربی سلسلہ مقیم سکھر)

شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ۲۳ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز مغرب شاہ تاج شوگر ملز میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ "یوم مسیح موعود" منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری بدر عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے حضرت اقدس کی زندگی کے ابتدائی حالات اور آپ کے دعویٰ کا پس منظر بیان کیا مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کین مینیجر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر تقریر فرمائی مکرم حکیم عطاء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو محکم دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے تین پہلوؤں عشق الٰہی۔ عشق رسول ﷺ اور خلق اللہ سے ہمدردی پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض نصائح پڑھ کر سنائیں اجلاس کے آخر پر دعا ہوئی اور حاضرین کی خدمت میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(ریاض محمود باجوہ مربی سلسلہ شاہ تاج شوگر ملز)

لاہور ۲۳ مارچ ۸۳ء کو جماعت احمدیہ لاہور نے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ۱۰ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک جلسہ "یوم مسیح موعود" منعقد کیا جلسہ میں شمولیت کے لئے جماعت کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کی پیشگی اجازت حاصل کی گئی۔ جلسہ کی صدارت مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو اسلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب نے "پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات" کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی آخری تقریر محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگاہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کو حضور علیہ السلام کی تحریرات سے پیش فرمایا۔

آخر میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب صدر جلسہ نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور تلقین فرمائی کہ جماعتی جلسوں میں صدر صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اس بات کے پابند ہیں کہ وہ حلقہ وار حاضری کا جائزہ لے کر احباب جماعت کو ان جلسوں میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کرنے کی تلقین فرمائیں۔

جلسہ بہت بارونق رہا۔ مرکزی نمائندگان کی آمد کی وجہ سے حاضری میں خاصا اضافہ ہوا غیر از جماعت دوستوں کی خاطر کرسیوں کا انتظام تھا۔

(ملک عبداللطیف سنگوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور)

لجنہ اماء اللہ سرگودھا ۲۳ مارچ کو دس بجے صبح احاطہ مسجد احمدیہ نیو سول لائنز سرگودھا میں جلسہ "یوم مسیح موعود" محترمہ امۃ الودود مبارک صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی اہمیت واضح کی اور اس کے بعد مختلف بہنوں نے مندرجہ ذیل عناوین پر مدلل تقاریر کیں۔

"وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت"
"میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر"

زمانہ جاہلیت میں حضرت مسیح موعود جیسی نعمت عظمیٰ۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان کی بعثت کا مقصد محترمہ نسیم پراچہ صاحبہ اور ارشد شاہین صاحبہ نے نظمیں پڑھیں جلسہ کے ساتھ لجنہ کی طرف سے ایک چھوٹی سی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جسے بہنوں نے انتہائی دلچسپی سے دیکھا۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(ملیحہ مسلم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سرگودھا)

منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

۲۵ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام جلسہ "یوم مسیح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار بدر عالم نے "حضرت اقدس کی بعثت کی غرض۔ احیاء دین اور قیام شریعت" کے موضوع پر احباب جماعت کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا مکرم طلعت اعجاز صاحب طارق نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام غیروں کی نظر" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے حضرت اقدس کی بعثت کی غرض حضور کے اپنے الفاظ میں بیان کی۔ آخر میں مکرم ریاض محمود صاحب باجوہ مربی سلسلہ مقیم منڈی بہاؤالدین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور احباب کو آپ کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا جو مربی سلسلہ نے کرائی۔

(بدر عالم اعوان امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین)

نارووال ضلع سیالکوٹ جماعت احمدیہ نارووال ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود" ۲۵ مارچ کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ بنی اسرائیل صاحب نے "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر کی اور خاکسار نے حضور کی بعض پیشگوئیاں بیان کیں صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ جلسہ اجتماعی دعا پر برخاست ہوا۔

(مرزا لال دین سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ نارووال)

نیک آدمی کو سات پشت اور اولاد در اولاد اس کی نیکیوں کا پھل ملتا ہے۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندے لازمی ہیں بہرحال ہمیں ادا کرنے چاہئیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سادہ زندگی اور مالی قربانی

سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں بسلسلہ تحریک جدید وسادہ زندگی فرمایا کہ :-

" اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے ۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے تو وہ تیار ہوں "

حضور پُرنور کے اس ارشاد کی روشنی میں انصار اللہ کو بھرپور کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تمام مرد و زن اور بچوں کو تحریک جدید کے اس ثواب میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حضور کی دعائیں حاصل کریں ۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور اپنے خاص فضلوں سے ان کو نوازے ۔ آمین

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

بچے اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو جاری رکھیں ----

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

" ۱- میری خواہش یہ ہے کہ یہ (دفتر اوّل) قیامت تک جاری رہے "

" ۲- اس دفتر (دفتر دوم) کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے ۔ اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی ۔ " (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دُنیا کے امن کی بنیاد ــــ سادہ زندگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے اپنے خطبہ جمعہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں سادہ زندگی کی تحریک فرماتے ہوئے ایک عجیب معنی خیز فقرہ فرمایا تھا ۔ جس کی صداقت اس نصف صدی میں نہایت واضح طور پر ثابت ہو چکی ہے ۔ آپ نے فرمایا :-

" سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے "

انصار بھائی یہ اہم نکتہ ہر فرد جماعت کے ذہن نشین کرانے کی سعی کریں ۔ خود بھی سادہ زندگی اختیار کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں ۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ کے ایک مخلص اور احمدیت کے فدائی بزرگوار مکرم شیخ فضل دین صاحب آف شام چوراسی ۲ فروری ۸۳ء کو ساڑھے بارہ بجے ۹۸ سال کی عمر پا کر وفات پا گئے ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

وفات سے چند دن قبل مرحوم نے اپنے عزیزوں کو بلا کر یہ بتایا کہ وقت آچکا ہے مجھے ربوہ لے چلیں اور میری وفات پر رونا نہیں ۳ فروری ۸۳ء کو جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بعد نماز ظہر جنازہ پڑھایا جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ نے دعا کرائی ۔ مرحوم نے میرے علاوہ تیس سے زائد پوتے پڑپوتے ، پوتیاں ۔ پڑپوتیاں چھوڑی ہیں ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

(شیخ عبدالحکیم ۔ اوکاڑہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان / موصیات کا پتہ نظارت بہشتی مقبرہ کو درکار ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو (یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں) تو جلد موجودہ پتہ سے مطلع کریں ۔

عفت ناہید ہاشمی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید محمد محسن ہاشمی صاحب وصیت نمبر ۷۰۲۲۴ ۔ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ فتح محمد صاحب وصیت نمبر ۵۲۶۹ سابقہ پتہ مکان نمبر ۴۴ بلاک نمبر ۱ خانیوال ۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ حاجی محمد صاحب وصیت نمبر ۵۴۲۰ سابق سکونت قادیان ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب وصیت نمبر ۵۵۸۵ سابق سکونت تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور ۔ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ زوجہ محمود حسن بنی اسرائیل صاحب سابق سکونت قادیان ۔ محترمہ سکینہ اختر بنت صوبیدار مظفر خان صاحب وصیت نمبر ۵۶۵۸ سابق سکونت قادیان ۔ فتح الدین صاحب ولد مکرم میاں عمر الدین صاحب وصیت نمبر ۵۶۹۱ سابق سکونت ہرسیاں ضلع گورداسپور ۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ سردار بشارت احمد صاحب وصیت نمبر ۵۵۶۲ سابق سکونت قادیان ۔ محترمہ شریفہ قدسیہ صاحبہ زوجہ قریشی محمد صالح صاحب سابق مبلغ سندھ سابق سکونت قادیان ۔ مبارک علی صاحب ولد سلطان بخش صاحب وصیت نمبر ۵۲۰۷ سابق سکونت ٹانگانیکا ۔ مشرقی افریقہ ۔ محترمہ امۃ السعید صاحبہ بنت چوہدری شریف احمد صاحب وصیت نمبر ۵۲۴۱ سابق سکونت اوجلہ ضلع گورداسپور ۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ چوہدری محمد دلیوان صاحب وصیت نمبر ۵۲۸۵ سابق سکونت قادیان ۔ محترمہ رقیہ خانم صاحبہ زوجہ محمد افضل خورشید صاحب وصیت نمبر ۵۳۲۶ سابق سکونت قادیان ۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عطاء محمد صاحب وصیت نمبر ۵۳۷۶ سابق سکونت قادیان ۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ شیخ مبارک علی صاحب وصیت نمبر ۵۱۸۷ سابق سکونت نہر غلام نبی ضلع گورداسپور ۔

شرح چندہ

سالانہ چندہ	125.-
ششماہی "	64.-
سہ ماہی "	33.-
خطبہ نمبر سالانہ	35.-

درخواست ہائے دُعا

● خاکسار کے والد محترم مولوی احمد دین صاحب بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں ۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ مثانہ میں پتھری ہے اپریشن تجویز کیا گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

(جمال الدین احمد نیوز پیپرز ایجنٹ جھنگ صدر)

● میرے والد محترم نیاز قطب احمد صاحب بٹ آٹھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں گو پہلے سے افاقہ ہے مگر کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

(ندیم شہزاد بٹ ــ پشاور)

● دائیں گھٹنہ میں تناؤ کی وجہ سے تین ماہ سے سخت پریشان ہوں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشے اور مجھے کامل صحت عطا کرے ۔ آمین

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

● میرا لڑکا عزیزم عاصم اقبال عمر ایک سال بیمار رہتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا عطا کرے ۔ آمین ۔

(محمد اکرم گوٹھ چوہدری سلطان احمد جٹ براستہ ٹنڈو غلام علی ضلع بدین)

● میرے بڑے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب غالب ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان اسلام آباد کی آنکھوں کا اپریشن کامیابی سے سرانجام پا گیا ہے احباب کرام سے موصوف کی کامل شفایابی اور دوسری پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے ۔

(عبدالباری قیوم شاہد ایم اے کراچی)

ناظم صاحب اطفال!

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ نے اطفال کی تربیت کو اہم فریضہ قرار دیا ہے ۔ اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لئے براہِ کرم اپنی مجلس میں ہر ماہ باقاعدگی سے اطفال کے دو اجلاسات عام اور دو اجلاس عاملہ منعقد کروائیں نیز جائزہ لیتے رہیں کہ تمام اطفال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح پر کماحقہ عمل کر رہے ہیں ۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ آپ کیلئے مفید ہے اس کی خریداری قبول فرمائیں ● سالانہ چندہ ۱۵ روپے ● منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم اکبر خان اصغر صاحب آف کراچی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر لندن کے والد محترم اکبر خان اصغر صاحب ۸ اپریل ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کو صبح سوا آٹھ بجے کراچی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۸۲ سال تھی۔

ان کے اعزہ ان کا جنازہ اسی روز شام کو بذریعہ ہوائی جہاز براستہ لاہور ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ اپریل کو مسجد مبارک میں نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد کے علاوہ اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مرحوم کے فرزند اکبر مکرم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر ۹ اپریل کو لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ پہنچ گئے تھے۔ نماز جنازہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم عبداللطیف صاحب شکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کرائی۔

محترم اکبر خان اصغر صاحب نے دو صاحبزادیاں اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے فرزندان میں مکرم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر آف لندن کے علاوہ مکرم محمود خان مودی حال مقیم ڈنمارک اور مکرم عمران اکبر خان کراچی شامل ہیں۔ مکرم ڈاکٹر نور الحق خان آف کراچی (ابن محترم ڈاکٹر سراج الحق صاحب مرحوم آف کوئٹہ) اور اسی طرح مکرم رشید الحق صاحب آف لندن (ابن محترم حاجی فیض الحق صاحب مرحوم آف کوئٹہ) ان کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم اکبر خان اصغر صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز مرحوم کی اولاد اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر کا قابلِ قدر نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ بابت تحریک جدید کی روشنی میں مکرم سیکرٹری صاحب تحریک جدید اور محترم صدر صاحب لجنہ فیصل آباد شہر ہر دو نے مسلسل ان تھک محنت سے تحریک جدید کے سال نو کے وعدوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو سعی مشکور بنائے اور حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین۔

مختصراً نتائج دو کوائف حسب ذیل ہیں:۔

تعداد مجاہدین سال گزشتہ	تعداد مجاہدین سال رواں	وعدہ جات سال گزشتہ	وعدہ جات سال رواں	تعداد اضافہ سال رواں	اضافہ وعدہ جات سال رواں
611	2,877	73,829	1,27,103	2,266	53,274

بفضل خدا یہ خوشکن نتائج فیصل آباد کی جماعت کے عہدیداران اور افراد کے باہمی مخلصانہ تعاون سے عمل میں آتے ہیں ان کا نیک نمونہ مسابقت کی روح کو فروغ دینے کا باعث ہوگا۔ اس لئے اس کا تذکرہ ضروری تھا۔ نیز اس بناء پر یہ جماعت ساری جماعت کی دعاؤں کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ اس لئے سب سے ان کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل)

راولپنڈی کے احباب کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت راولپنڈی اور اسلام آباد کی سہولت کے لئے مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سابق ایڈیٹر "اصلاح" سرینگر (کشمیر) راولپنڈی کو الفضل کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے جملہ احباب الفضل سے متعلق تمام امور کے بارہ میں ان سے رجوع فرمائیں الفضل کی قیمت بھی انہیں مطبوعہ رسید حاصل کر کے ادا کر دیا کریں۔ مکرم ڈار صاحب راولپنڈی میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بھی کوشش کریں گے اور اشتہارات بھی حاصل کر کے بھجوائیں گے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

تبدیلی نام

خاکسار کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت احمد محمود سے تبدیل کر کے احمد ناصر شیر تجویز فرمایا ہے۔ لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ مجھے آئندہ سے اسی نام سے پکارا جائے

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احمد ناصر شیر (ابن ناصر احمد صاحب بہادر شیر مرحوم افسر حفاظت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

خریداران ماہنامہ خالد ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

متوجہ ہوں

خریداران ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد کا "سیدنا ناصرؒ نمبر" اور تشحیذ الاذہان کا "ناصرؒ دین" نمبر شائع ہو چکا ہے۔

یہ نمبر ماہ اپریل اور مئی ۱۹۸۳ء کے شمارے ہیں لیکن بعض مالی و دیگر مجبوریوں کی بناء پر ہم یہ رسائل خریداران کو ان کے چندہ خریداری میں ارسال نہیں کر رہے بلکہ خریداروں کو بھی یہ رسائل قیمتاً خرید کر استفادہ کرنا ہے۔ اس لئے ہم خریداران کی خدمت میں یہ رسائل بذریعہ وی پی ارسال کریں گے۔ یعنی خالد کی وی پی ۱۲/ روپے کی اور تشحیذ کی وی پی ۶/ روپے کی اور وی پی خرچ ادارہ خود برداشت کریگا۔

اپریل اور مئی کے متبادل شماروں کی مدت میں خریداری میں دو ماہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یعنی اگر کسی خریدار کا چندہ اپریل ۸۳ء میں ختم ہوتا تھا تو اب جون ۸۳ء میں اور اگر مئی ۸۳ء میں ختم ہوتا تھا تو جولائی ۸۳ء میں اور اگر جون ۸۳ء میں ختم ہوتا تھا تو اگست ۸۳ء میں ختم ہوگا۔ یعنی معمول کے دو پرچے ان کو ضرور ملیں گے۔

یہ فیصلہ انتہائی نامساعد حالات کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ امید ہے خریداران حضرات جو محبت پیار اور اخلاص کے ساتھ ان رسائل کی ہر موقع پر اعانت فرماتے رہے ہیں اس موقعہ پر بھی حسب سابق اعانت فرمائیں گے۔

- ہم خریداران کی خدمت میں پہلے جوابی خط ارسال کر رہے ہیں جواب آنے پر وی پی ارسال کی جائے گی۔
- ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کی سابقہ تعداد کیمطابق رسالہ پہنچ جائیگا زائد کاپی پوری قیمت پر ہی ملے گی۔
- خریداران کے علاوہ دوست مرکز کے نمائندگان قائدین اضلاع یا قائدین مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔

قیمت خالد "سیدنا ناصرؒ نمبر" ۱۲/ روپے قیمت تشحیذ الاذہان ناصرؒ دین نمبر ۶/ روپے

(ادارہ)

عنقریب افتتاح

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے حسن میں اضافہ کیلئے

نیا سامان۔ مناسب دام

پیشکش:۔ سادات ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز

چوک مسجد اقصیٰ۔ کالج روڈ۔ ربوہ

ناصر کنڈر گارٹن

موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۶ اپریل کو صبح ۷½ بجے کھلیگا۔

پرنسپل ناصر کنڈر گارٹن ربوہ

اکسیر اچھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اچھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کیمسٹ) رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶۷ ۶۰۶۷

کیوریٹو ویٹرنری سنٹر:۔

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ کا افتتاح کبڈی کے سابق معروف کھلاڑی محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب مورخہ ۱۳ اپریل کو صبح ۷ بجے مسجد قصلے گراؤنڈ میں فرمائیں گے۔ (صدر کبڈی ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)